زمانے کے امام کی شناخت ۔ بنیادی اصول

حضرت امام سلطان محمد شاہ نے فرمایا کہ:

کربلا میں ہر قسم کے لوگ تھے، اُن میں سے کئی لوگ حضرت امام حسینؑ کو امام کہتے تھے۔

اُس کے متعلق امام نے ایک بیت کہہ سُنائی، جس کا مطلب یہ تھا کہ:

'امام! امام! کہتے تھے مگر اپنے امام کو شہید کیا۔'

شِمر بھی خدا کو یاد کرتا تھا اور کہتا تھا کہ، میں آپ کا بندہ ہوں، پھر بھی اُس نے اپنے مولا کو شہید کیا۔

وہ شِمر یہ سمجھا کہ، امام بھی ہمارے جیسے شخص ہیں۔ اُس نے خیال کیا کہ مرتضٰی علیؑ خدا کے ہاتھ تھے، مگر وہ اب نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے ہم ڈریں۔

اُس شِمر نے یہ نہ پہچانا کہ، حضرت امام حسینؑ وہی مرتضٰی علیؑ ہیں۔ دنیا کی لالچ اور مطلب کی خاطر بھول گیا۔ آج بھی، جس حقیقتی نے دنیا کے ساتھ دل نہیں باندھا ہے وہ پہچانے گا اور اُس کا دل روشن ہوگا۔ جس کو دنیا کی طلب ہے وہ نہیں پہنچانے گا۔

نمرود، جس طرح اپنے آپ کو خدا کہلواتا تھا، شِمر اُس جیسا نہیں تھا۔ وہ تو کہتا تھا کہ، میں تو خدا کا بندہ ہوں، اور خدا کی عبادت بندگی بھی کرتا تھا پھر بھی، حضرت امام حسینؑ کو شہید کیا؛ اتنا ہی نہیں بلکہ شہید کرنے کے لئے بہت جلدبازی کرتا تھا۔ حضرت امام حسینؑ نے فرمایا کہ، اِتنی زیادہ جلدبازی کیوں کرتا ہے؟ تب شِمر نے

کہا کہ، نماز کا وقت ہوا ہے، لہٰذا آپ کو جلدی سے شہید کر کے، نماز میں شامل ہو جاؤں اور نماز پڑھوں۔

نمرود ساری رات عبادت کرتا تھا، پھر بھی دن کے وقت اپنے آپ کو خدا کہلواتا تھا اور پیغمبرؑ کے سامنے لڑتا تھا۔ لہٰذا اُس کی عبادت اور نماز کیا کام آئی؟ کیونکہ وہ پیغمبرؑ کو پہچانتا نہیں تھا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ، کچھ لوگ ہمارے دین میں سے نکل جاتے ہیں، اُس سے ہمیں حیرت نہیں ہوتی؛ کیونکہ، وہ خود بے علم ہیں۔ بے عقل آدم کے لئے حقیقتی دین بہت ہی مشکل ہے۔ بے عقل کے لئے ہمارا دین بہت ہی مشکل ہے۔ بے عقل دین میں سے نکل جائے، اُس سے ہمیں حیرت نہیں ہوتی، کیونکہ یہ دین بہت سخت ہے۔

اپنے مذہب میں نکاح کے سوا دوسری کوئی بھی رسم یا رواج واجب نہیں۔ نکاح کے سوا دوسری رسمیں فوراً بند کریں۔

ہمارا مذہب روحانی ہے۔ یہاں لکڑی یا پتھر کا مذہب نہیں، بلکہ روحانی مذہب ہے؛ بہت دعاؤ برکات فرماتے ہیں۔

پہلے مِصر میں ہمارے آباؤاجداد کے راج میں، دارالحکمت نام کا ایک بڑا ادارہ تھا۔ اُس میں دین اور دنیا کے کئی معاملات کی تعلیم دی جاتی تھی۔ آخرکار مُرید ایسے ناہمّت ہوئے کہ، ایک وقت اپنے امام کو بھی چھوڑ کر ایک طرف بیٹھ گئے۔ اِس وجہ سے وہ کام جاری نہ رہ سکا۔ اِسی طرح سے اگر آپ بھی ناہمّت ہوں گے تو نقصان ہو گا۔

اسماعیلی مذہب۔ ایک باطنی طریقہ

حضرت امام سلطان محمد شاہ نے فرمایا کہ:

آپ میں کئی ایسے ہیں کہ، جنہیں اپنے دین کی کچھ بھی خبر نہیں۔

آپ بھی بے خود ہیں۔ اپنے دین کی اصل خوبی آپ نہیں جانتے، اُس کی معنی نہیں سمجھتے۔ دین کی کیا خوبی ہے اُس کا آپ کو علم نہیں۔

آپ میں سے بہت سے ایسے ہیں کہ، جنھوں نے اپنا نام اسماعیلی مذہب میں رکھا ہوا ہے اور کہتے ہیں کہ، ہم اسماعیلی ہیں؛ لیکن اسماعیلی مذہب کیا ہے اور اُس کی خوبی کیا ہے اُس کے متعلق اُنہیں کچھ معلوم نہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ، کچھ لوگ ہمارے دین میں سے نکل جاتے ہیں، اُس سے ہمیں حیرت نہیں ہوتی؛ کیونکہ، وہ خود بے علم ہیں۔

بے عقل آدم کے لئے حقیقتی دین بہت ہی مشکل ہے۔ بے عقل کے لئے ہمارا دین بہت ہی مشکل ہے۔ بے عقل دین میں سے نکل جائے، اُس سے ہمیں حیرت نہیں ہوتی، کیونکہ یہ دین بہت سخت ہے۔

آپ اسماعیلی دین کی معنی نہیں سمجھتے۔ آپ صحیح یقین کے ساتھ سمجھیں کہ، آپ کا مرتبہ کیسا ہے؟

دنیا میں کئی مذاہب ہیں، جو صوفی طریقے پر نہیں ہیں۔

نصاریٰ، یہودی، ہندو وغیرہ تمام مذہب والے صوفی طریقے پر نہیں ہیں۔ اُن کے خیالات اور بندگی نیچے جانے کی ہوتی ہے۔ وہ جو اُمید رکھتے ہیں، وہ اُمید اچھی

نہیں ہے۔ اُنہیں یہ اُمیدیں ہیں کہ، بہشت میں جاکر وہاں اچھے اچھے کھانے، اچھے کپڑے، بہت سی حوریں اور بہشت کے سُکھ اُنھیں ملیں۔ اُن کی ایسی اُمیدیں اچھی نہیں۔ بہشت بھی دنیا کی مانند ہے۔ روح کی اصل خواہش ہے وہ اور ہی جوہر ہے۔

شریعتی ہمارے حقیقتی فرامین سُنیں، تو اُنکے دل میں اثر نہیں کرتے۔

ہمارے لئے بہت محنت ہے۔ 'وہ' بے علم کس طرح خوش ہو؟ 'وہ' حقیقت کو پکڑتا نہیں۔ اُسے حقیقت چاہیئے ہی نہیں۔

جو بے علم ہیں وہ حقیقت کو چھوڑ دیتے ہیں۔

ہمارے فرامین آپ کے دل میں نقش ہوتے ہیں یا نہیں؟ ہم مشکل سمجھتے ہیں۔

جن کے دل ضعیف ہیں اور ہمّت نہیں ہے اُن کے دلوں میں کم یا زیادہ شک پیدا ہوگا، کیونکہ، حقیقت پر اُنہیں کم اعتبار ہے۔

ادھورے دل والے ہمیں اپنے جیسا سمجھتے ہیں۔

ہم پیغمبرؐ کی آل ہیں۔

ہمارے گھر کی تعریفیں، اور قدرت جو علم سے واقفکار ہیں وہ سمجھیں گے۔

ادھورے ایمان والوں کو ہم پر بالکل اعتبار نہیں آئے گا۔

جو دوسرے طریقے میں جاتے ہیں وہ مذہب ہمارا نہیں ہے۔ وہ ہمیں پہچانتے نہیں ہیں۔ وہاں جانے کی بھول نہیں کرنا۔ وہ مُنہ سے کہتے ہیں کہ، "امام دنیا میں حاضر و قائم ہونا چاہیئے۔" امام کے بغیر دنیا خالی نہیں رہتی، امام دنیا میں ضرور ہونا ہی چاہیئے، مگر وہ سمجھتے نہیں ہیں۔ وہ ایک طرف نبیؑ کی آل کی تعریف کرتے ہیں اور دوسری

طرف کہتے ہیں کہ، بارویں امام کے علاوہ دوسرا امام نہیں ہے۔

وہ اتنا بھی نہیں سمجھتے - نہیں سوچتے کہ ۱۰۰۰ سے ۱۲۰۰ سال ہوئے، کیا امام وہاں بیٹھے رہے ہوں گے ؟

وہ امام کو 'صاحب الزّمان' تو کہہ کر پکارتے ہیں، مگر وہ اُس کا مطلب نہیں سمجھتے؛ اور جب وہ امام دنیا میں موجود نہیں تو پھر اُسے 'صاحب الزّمان' کا لقب کیسے دیا جائے؟

امام دنیا میں موجود ہونا ہی چاہیئے۔ دنیا کا دارومدار امام پر ہے۔

ہمارے فرامین پر چلتے ہیں وہی ہمارے سچّے مومن ہیں۔

مُرشد جو فرمان فرمائیں، وہ بِلا چوں چراں کے آپ کو تسلیم کرنے چاہیئں۔

کئی باتیں آپ کی عقل میں نہ آئیں پھر بھی، پیر مُرشد فرمائیں اُس طرح آپ کو کرنا چاہیئے۔

آپ پر واجب ہے کہ، ہم جو فرامین فرماتے ہیں اُن کے مطابق عمل کریں۔ مومن کا یہی مذہب ہے۔

فرمان دھیان میں نہ لے وہ احمق نادان ہے۔

نادان دین کا دشمن ہے۔

جو منافق ہیں وہ ہمارے فرامین پر کان نہیں دھرتے۔

آپ نے یزید کا نام سُنا ہوگا ! یزید کون تھا؟

یزید ایک عرب تھا۔ ظاہر میں مولا کا بھتیجا ہوتا تھا۔ ظاہر میں قرآن شریف بہت پڑھتا تھا اور مسلمان بھی کہلاتا تھا؛ مگر حاضر امام کے گھر کا دشمن تھا۔

چاندرات

حضرت امام سلطان محمد شاہ نے فرمایا کہ:

یہ فرمان تمام جماعت حقیقتیوں کی نجات کے لئے فرماتے ہیں۔

آپ نے ہر آٹھویں دن مجلس کرنے کا تہیّہ کیا ہے وہ ٹھیک ہے۔ مگر، مُمبئی کے سارے پنجے بھائی جمع ہو کر مہینے میں ایک رات یعنی چاندرات کو مجلس کریں تو بہت اچھا ہو۔ آپ سب پنجے بھائی ایک دل ہو کر جماعت خانے میں آکر بندگی کریں۔ خدا آپ کے گناہ معاف کرے اور آپ دنیا میں سے پاک ہو کر بہشت میں جائیں اور دیدار نصیب ہو۔

اولاً تو آپس میں ایک دل ہو جائیں۔ کسی حقیقتی کی اور دوسرے دین کی گلہ غیبت نہ کرنا۔ دوسرا، کسی پر بد نظری نہ کرنا۔ پرائے مال سے دور رہنا۔

جو کوئی پنجے بھائی، چاندرات کی مجلس میں نام درج کرائیں اُس سے ہر مہینے ایک پیسے سے آٹھ پیسے تک لینا۔ جس میں ایک پیسے سے کم نہیں اور آٹھ پیسے سے زیادہ نہیں ہو۔

غریب اور پیسے والے سب برابر ہیں۔ ایک پیسے سے آٹھ پیسے کی جو رقم جمع ہو اُسے علیحدہ رکھنا؛ اُس کے لئے چھ عملدار مقرّر فرمائے ہیں، وہ جمع شدہ رقم چھ افراد کے پاس رہے۔

اگر چاندرات کے پنجے بھائیوں میں سے کوئی اِس فانی دنیا کو چھوڑ کر آخرت کی طرف جائے یعنی کسی کی وفات ہو جائے، تو اُس کے نام کی ایک چھوٹی مجلس

جماعت خانے میں منعقد کرنا، جس میں تھوڑا جُرعہ بھی کرنا۔ اُس میں ایسا نہیں کرنا کہ، غریب کے لئے کم اور پیسے والے کے لئے زیادہ ہو۔ سب کا حق یکساں ہے، اور قائدے کے مطابق خرچ کرنا۔

آپ سب جمع ہو کر اُس کے حق میں دعا مانگیں گے تو خدا اُس کے گناہ معاف کرے گا اور بہشت نصیب کرے گا، اور آپ کو بھی فائدہ ہو گا۔

ہم تب ہی خوش ہوں گے کہ، ہمارا کوئی بھی مُرید دنیا میں سے گنہگار ہو کر نہ گزر جائے۔

انشاء اللہ! آپ سب ایک دل ہو کر جماعت خانے میں آکر بندگی کریں۔ اُس میں صلوات زیادہ پڑھیں گے تو انشاء اللہ آپ کی قوّت دن بدن بڑھے گی اور آپ کے دشمن دفع ہوں گے؛ آپ کے گناہ معاف ہوں گے؛ آپ بہشت میں جائیں گے اور دیدار نصیب ہو گا۔ انشاء اللہ!

روح کے لئے عبادت ۔ روحانی زندگی کی ضرورت

نُور مولانا شاہ کریم حاضر امام نے فرمایا کہ:

ہمارے داداجان نے زندگی کے آخر تک اپنے روحانی بچوں کی بھلائی کے لئے کام کیا تھا۔ ہم بھی ہماری زندگی آپ کو وقف کرتے ہیں۔

وہ ہمارے لئے قابلِ نقش رہیں گے اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی ہماری ہمیشہ مکمل خواہش رہے گی۔

روحانی معاملات میں ہم چاہتے ہیں کہ، آپ یہ یاد رکھیں کہ، ہماری جماعت کی روایت تیرہ سو سال سے چلی آرہی ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ، آپ ہماری روایت کو مضبوطی سے تھامے رہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ، ہماری جماعت امامت کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رہیں۔

صدیوں سے ہر ایک امام کے دور میں مذہبی رسم ورواج ایک جیسے ہی رہے ہیں۔

دنیوی معاملات میں امام خود ہی فیصلہ کرتے ہیں اور کچھ شعبوں میں ہم تبدیلیاں کر رہے ہیں۔

ہم مانتے ہیں کہ، ہماری قومی زندگی میں کچھ تبدیلیاں ہونی چاہئیں۔

لیکن ہمیں پُرزور طورپر یہ بتانا چاہیئے کہ، اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ، ہمارے مذہبی اصولوں میں بھی نظرثانی ہونی چاہیئے۔

اگر آپ علم کے ذریعے اپنی ذات کو سنواریں گے اور اُس کے مطابق عمل کریں گے تو آپ فرشتے بنیں گے۔

ہم آپ کو وقتاً فوقتاً دنیوی معاملات کے متعلق فرامین فرماتے ہیں لیکن جو معاملہ اہم ہے اور ہمیشہ اہم رہے گا وہ یہ ہے کہ، ہمارے روحانی بچوں کو اپنے مذہب کے معنی سمجھنے چاہیئے۔

اُنہیں اپنے مذہب پر باقاعدگی سے عمل کرنا چاہیئے، خواہ وہ پانچ سو سال ماضی میں ہو یا پانچ سو سال مستقبل میں ہو۔

روح کے لئے بندگی اور جسم کے لئے ورزش کرنے کے ساتھ خیر سگالی اور تعاون کے جذبہ کو بروئے کار لائیں گے تو آپ ہمیشہ کامیاب رہیں گے۔

روح کو روحانی غذا کی ضرورت ہوتی ہے، اِسی طرح جسم کو ورزش کی ضرورت ہوتی ہے۔

انسان میں دو چیزیں ہیں: ایک جسم اور دوسرا روح۔

حقیقی سُکھ کی صرف ایک ہی یقینی کُنجی ہے، اور وہ ہے عبادت۔

ہمارے پیارے روحانی بچّوں، ایک نقطہ بہت زبردست اہمیت کا حامل ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ، آپ ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ، آپ اپنی زندگی کے دوران جماعت خانے کی اپنی حاضری میں ہمیشہ پابند رہیں۔

آپ کی بندگیوں میں ہمیشہ پابند رہیں۔